نقش آغاز

حافظ راشد الحق سمیع

موجودہ حکومت اور علماء کرام سے چند گزارشات

ملک میں نئی حکومت قائم ہوئے تقریباً دو ماہ کا عرصہ گزرنے والا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی انقلابی کام یا واضح پالیسی نہیں اپنائی گئی۔ بلکہ ایک مکمل کابینہ کی تشکیل بھی معرض وجود میں نہیں آئی ہے اور اب تک جن "ناموافراد" کی نامزدگیاں ہوئی ہیں۔ وہ لوگ خود کرپشن اور کئی دیگر الزامات میں ملوث ہیں۔ اسی طرح بھاری مینڈیٹ حاصل کرنے والی مسلم لیگ کی حکومت اور احتساب اور "نظام خلافت راشدہ" کی دعویدار جماعت عوامی نیشنل پارٹی کے ہاتھوں بالآخر مجبور ہو گئی۔ بلکہ بلیک میل ہوئی اور اپنے منشور کے اہم دفعے کی خلاف ورزی اپنی پہلی ہی فرصت میں شروع کردی۔ اے۔این۔پی کے اعظم ہوتی اور فرید طوفان اور دیگر وزراء جو کرپشن اور بدعنوانیوں میں ملوث تھے۔ اب دربار حکومت کی ضرورت بن گئے ہیں۔ اسی طرح کے اور کئی انقلابی اقدامات شروع کئے گئے ہیں۔ ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

صدر لغاری کے ساتھ "ڈیل" کے سلسلے میں سینٹ اور پنجاب کی گورنری سمیت کئی اہم امور میں آج میاں نواز شریف نے اپنے تمام سابقہ سنگین الزامات جو انہوں نے صدر مملکت پر بحیثیت اپوزیشن لیڈر لگائے تھے۔ اسی طرح سندھ میں سولہ ارکان پر مشتمل وزراء کا "بحری بیڑہ" وزیراعظم کے خود کفالت اور کفایت شعاری کے اعلان سمیت دیگر ایشوز کو بہا کر لے گیا۔ اسی طرح ملک کے وزیراعظم ایک چھوٹی سی علاقائی لسانی جماعت عوامی نیشنل پارٹی کے رہنماؤں کی یاترا کرنے بار بار تشریف لائے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پورا ملک اور قوم بھاری مینڈیٹ کی کامیابی حاصل ہونے کے باوجود اس طرح کی حاضریوں پر حیران و پریشان ہے۔ بالآخر انہوں نے ڈنکے کی چوٹ پر اپنا مطالبہ منوالیا۔ اور وہی ہوا جو وہ لوگ چاہتے تھے۔ اب کیا ان روایتی مصلحت کیشوں اور مداہنت کے باوجود بھی عوام ان کے انقلاب کے نعروں پر یقین کریں گے۔ مارکیٹ میں آٹا غائب ہے۔ مہنگائی دوگنی ہوگئی ہے۔ عوام اسی طرح زبوں حال اور پریشان حال ہیں۔

وہی حالات ہیں فقیروں کے   دن پھرے ہیں فقط وزیروں کے

وہی دہشت گردی، بدامنی اور کرپشن زوروں پر ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے جو غیر اسلامی اقدامات شروع کئے ہیں۔ آسمانی آفات وبلیات اور حوادث نے بھی اس بدقسمت قوم کو اپنی گرفت میں لیا ہے۔ یہ چند اقدامات تھے اور نئی حکومت کا مختصر جائزہ تھا۔ اب ہم سادہ الفاظ میں ان لوگوں سے

مخاطب ہیں۔ جن کو خوابوں وعدوں اور سرابوں کے پیچھے بھاگنے میں لطف ملتا ہے، اور جو بہت جلد نئے نعرے سے بیوقوف بنائے جاتے ہیں۔ جن کو اس کی توقع ہے کہ ملک کے دگر گوں حالات اور شب وروز مسلم لیگ یا پیپلز پارٹی یا پھر مغربی جمہوریت کے ذریعے آخر کار درست ہوں گے تو وہ لوگ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ یا پھر ان کی عقلوں پر ماسوائے انا اللہ کے کیا پڑھا جاسکتا ہے۔ ہم یہاں پر اس نئی حکومت پر بلاوجہ تنقید نہیں کرنا چاہتے اور مخالفت برائے مخالفت کی پالیسی نہیں چاہتے، بلکہ ان کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنے "وعدوں" کی روشنی میں ملک وقوم کی کیا بھلائی کرتے ہیں؟ اور کیا کیا" سنہرے کارنامے "سرانجام دیتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ یہ گلہ رہتا تھا کہ ہماری اکثریت نہیں ہے۔ حکومت مضبوط نہیں اس دفعہ تو تاریخی "سرفرازی" نے ان کے تمام گلے شکوے دور کر دیئے۔ دیکھئے ملک وقوم اس دفعہ اس حکومت سے کیا فیض پاتے ہیں۔؟

دیکھئے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

اب ہم یہاں پر دینی و مذہبی قائدین کی خدمت میں چند گذارشات پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں

آپ کی الیکشن کی سیاست بھی خوب جی بھر کے ہو گئی۔ مغربی جمہوریت کی کھیتی بھی برگ وبار سمیت سامنے ہے۔ اور اس کے فوائد سے بھی آپ کو خوب لطف اندوزی کا موقع ملا۔ الیکشن اور جمہوریت اور اس کی تمام تر "حشر سامانیاں" اور نتائج آپ سب کے سامنے ہیں۔ اس سارے "پروسیس" میں آپ لوگوں کو کیا ملا۔ اور آپ کے ہاتھ کیا آیا۔ اور آج آپ حضرات کہاں اور ملکی سیاست کے کس موڑ پر کھڑے ہیں۔ پچاس سالہ تاریخ اس بات پر شاہد عدل ہے کہ پارلیمانی سیاست میں اس دنیادار طبقہ و بیورو کریٹس، سرمایہ دار وجاگیر دار، مسلم لیگ و پیپلز پارٹی اور دیگر کئی "خفیہ قوتوں" نے آپ لوگوں کو کس طرح دائرے سے باہر لا کھڑا کر دیا ہے اور آپ کو اس نظام میں سوائے محرومیوں کے کچھ ہاتھ نہیں آنے دیا۔ تو ایسے بدترین حالات اور تلخ ترین تجربات کی روشنی میں آپ کے مستقبل کا کیا لائحہ عمل ہو گا اور آپ کے کیا مقاصد و عزائم اور مطالب ہیں کیا پھر ان کو اتار کر دوبارہ پرانے چہروں کی تبدیلی کے اس "کار خیر" کو دوام بخشیں گے۔ اور کیا بساط سیاست پر ان فرسودہ مہروں کے اس کھیل کو جاری رکھنا پسند کریں گے۔ یا پھر مایوس اور دلبر داشتہ ہو کر دنیا ومافیہا سے اعراض کر کے گوشۂ عافیت میں بیٹھ کر تقدیر کو کوستے رہیں گے۔ خدارا اٹھیئے اور اپنی غلط پالیسیوں پر نظر ڈالیں اپنا محاسبہ آپ کیجیئے "رسم شبیری" ادا کریں ---
امام شاہ ولی اللہ، امام ابن تیمیہ، اور امام شاہ اسماعیل شہید رحمہم اللہ صرف مدارس اور مکاتب کے نمائندے نہ تھے بلکہ انہوں نے خود بھی میدان عمل میں اپنے پاکیزہ کردار اور مجاہدانہ عمل سے ہمارے لئے بہت ساری راہیں کھول دی ہیں ان کے حقیقی جانشین بننے کی کوشش کریں اپنی اپنی سیاست کا قبلہ درست فرمائیں اس سیاست کے "کوئے ملامت" سے نکل جائیے اور کف افسوس ملنے کی بجائے آئندہ چند سال

قوم کی صحیح تربیت میں صرف کریں ان کے سوئے ہوئے ضمیر کو جھنجوڑیں ان کو اسلام کے فلسفہ انقلاب سے روشناس کرائیں ۔اور انکے اندر نظم ونسق اتحاد واتفاق اور ہم آہنگی پیدا کریں ۔اگر آپ ایسا کر سکے تو آئندہ کوئی الیکشن نہیں ہوگا ۔بلکہ اس تیار کردہ زمین سے ایک نئی فصل اٹھے گی ۔نئے دور کی پکار غور سے سنیں حالات کے تقاضوں کا ادراک کریں ملک و قوم اور خود اپنے ہی تشخص کی حفاظت کیلئے کمر بستہ ہوجائیں مستقبل آپ کا ہے ۔

کیا ہوا "آج" اگر آپ کا نہیں کل کا دن ہاتھ سے گیا نہیں لیکن اس کے لئے صبر واستقامت اور حوصلہ و تدبر ضروری ہے ۔

آپ لوگ کب تک اپنی پچاس سالہ ناکامیوں اور شکستگیوں کی "لاش" کندھوں پر لئے پھریں گے اور کب تک ناسازگار حالات، نا سمجھ قوم اور وسائل کی عدم دستیابی کا رونا روتے رہیں گے ۔

اہل ہمت نے ہمیشہ ایسے ہی حالات میں اپنا راستہ نکالا ہے ہر دور میں اصحاب دعوت وعزیمت نے ہر باطل کا مقابلہ کیا ہے ۔سمندروں سے لڑے ۔چٹانوں سے ٹکرائے ہیں ۔دشت وصحرا ان کے راستے کی رکاوٹ نہ بن سکے اور منزل مقصود تک جا پہنچے ۔تقدیر کو الزام دینے سے کچھ حاصل نہ ہوگا محض تقریر و تحریر سے آپ اپنے فرائض سے عہدہ براہ نہیں ہوسکتے ---- مجھ .... تقریر نہ کر تاثیر دکھا

صف ماتم لپیٹئے اور "طالبان نجات" بن کر ملک وملت کو اس فرسودہ نظام سے نجات دلائیے ۔
(موجودہ حکومت بھی اپنی پرانی ڈگر پر جا رہی ہے ان سے کسی خیر کی طمع فضول ہے)

کب تک دوسروں کے قافلوں کے "حدی خواں" بنے پھریں گے ۔مسلکی ،فروعی اور ثانوی درجے کے اختلافات کی گرداب سے نکل جائیے ۔ایک ہی تسبیح کے دانے بنئے ؟ایک ہی منبر و محراب کی آبرو بنئے ۔

رشتہ ،الفت میں جب ان کو پرو سکتا تھا تو پھر پریشاں کیوں تیری تسبیح کے دانے رہے

آپ حضرات تو انبیاء کے وارثین ہیں ۔توکل ،عزم اور ثبات کا مظاہرہ کیجیئے ۔حکومت ،خلافت سیادت ، قیادت آپ ہی کی "متاع گم شدہ" ہے ۔مگر اس کو دوبارہ حاصل کرنے کیلئے عظیم جدوجہد کی ضرورت ہے

نقش ہیں سب ناتمام خون جگر کے بغیر نغمہ ہے سودائے خام خون جگر کے بغیر

عالم اسلام کی عظیم المرتبت شخصیت اور نابغہ روزگار حنفی عالم

الشیخ استاد عبدالفتاح ابوغدہ کا سانحہ ارتحال

گذشتہ دنوں عرب وعجم بلکہ عالم اسلام کے علمی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی ۔جب عالم اسلام ایک نامور فرزند بطل جلیل مایہ ناز محقق، محدث، فقیہہ، عالم اور متعدد بلند پایہ کتابوں کے مصنف جناب الشیخ استاد عبدالفتاح ابو غدہ کے انتقال کی وجہ سے محروم ہوگیا ۔انالله وانا الیہ راجعون ۔

زمیں لوگوں سے خالی ہورہی ہے یہ رنگ آسمان دیکھا نہ جائے

موصوف عرصہ دراز سے متعدد بیماریوں کا شکار رہے ۔بالآخر امسال ۱۲ فروری کو سعودی عرب کے شہر ریاض میں جان جان آفریں کے سپرد کردی ۔موصوف ایک ہمہ جہت اور ہشت پہلو شخصیت کے مالک تھے ۔آپ نے زندگی بھر مختلف محاذوں پر کام کیا اور بڑے بڑے جامعات میں استاد رہے ۔برصغیر کے مدارس اور علماء سے کافی لگاؤ تھا ۔عالم عرب میں فقہ حنفی کے لیئے جو کام انھوں نے کیا شاید ہی بیسویں صدی میں کسی دوسرے شخص کے